کلام احقر

कलाम ए "एहकर"

Selected poetry of "Ehqar" Jhansvi.

Poetry of
Shri Rahas Behari Lal Shrivastav
"EHQAR" Jhansvi

Janaab e "Ehqar"
Was a scholar of Persian language
And a Landlord
Who lived in house No. 64
Mohalla Narsingh Rao Toria, Jhansi.
It is from his farms
That the British
Bought fodder for the horses
Of their cavalry.

SHRI RAHAS BEHARI LAL
(1880-1959)
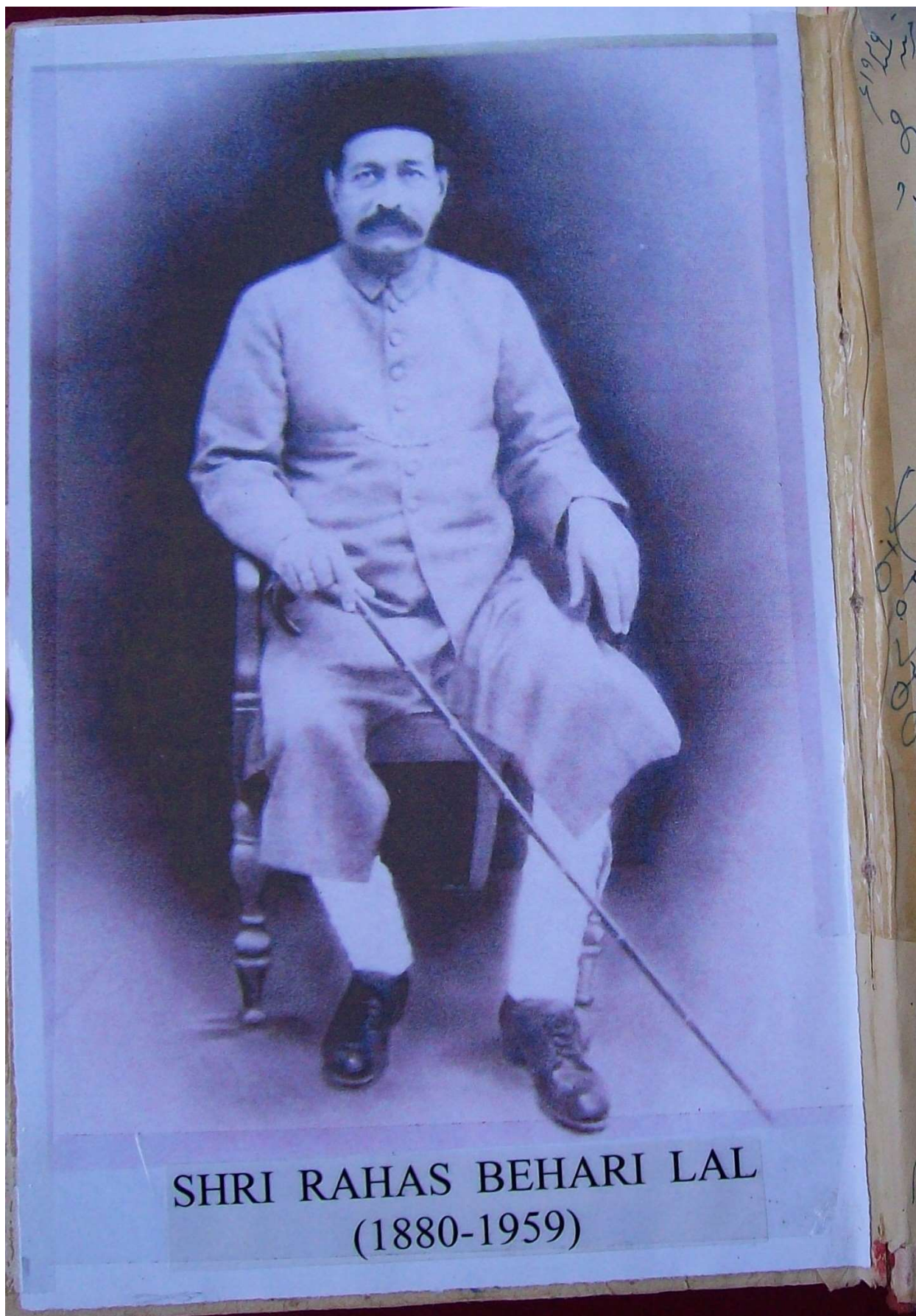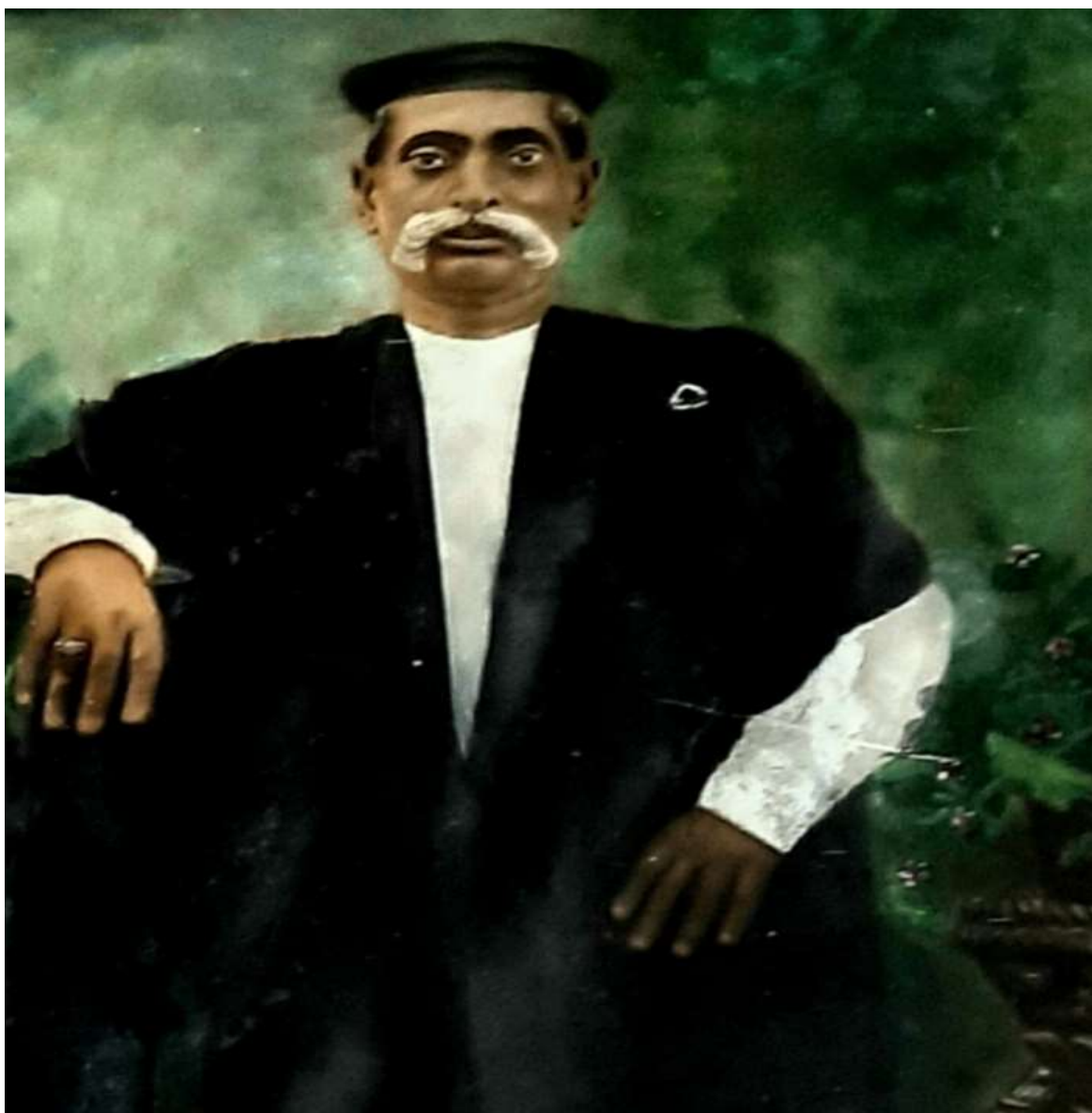
Shri Kaamta Prasad Shrivastav

(1855-1933)

Father of Shri Rahas Behari Lal

Practicing lawyer at Allahabad Hough Court,

Pleader for the State of Gwalior

High Court of Judicature, Gwalior

हाई कोर्ट ऑफ ज्युडीकेचर, रियासत ग्वा

Ceritificate of the State of Gwalior apponting

Shri Rahas Behari Lal's father Shri Kaamta Prasad as their Government Pleader.

Shri Iqbal Narain Shrivastav

(1907-1970)

Son of Shri Rahas Behari lal

An educationist

and supporter and financer

of the freedom movement.

Main Door of the huge house No. 64,

Narsingh Rao Toria, Jhansi

Where “Ehqar” Jhansvi and his family lived.

Family Tree

Hand written pages
Of
“Ehqar” Jhansvi

11.4.51. Thanes

“Ehqar” poetry
Copied from his damaged pages and
Freshly written by
His son
Shri Iqbal Narain Shrivastav

چلم میں خوشنمائی مرے دل کو خوب بھاتی ہے
چلم جب بجھ جاتی ہے تو مرقد یاد آتی ہے
چلم رونق ہے محفل کی چلم عزت زمانہ کی
مفید اور کمال ہے ترکیب یہ زر کمانے کی
نہ ہو جب تک چلم سر پر فرشی برباد ہے فرشی
بلا اس کی تاج کے فرشی میں ہے ہر طور کم ظرفی
سلیقہ اور تمیز اس نے زمانہ کو سکھایا ہے
طریقہ ہمدردی کا بھی رفیقوں کو بتایا ہے
جہاں بھی تم جہاں دیکھو شرابوں میں مذمت ہے
چلم میں تو گداؤں کی بھی اور شاہوں کی بھی عزت ہے
نوادار اور بے نوا میں چلم - خدا کی ہے نعمت عوام قسم
تواضع و خاطر میں بنیاد ہے - جب ہو وہی اسکا دل شاد ہے
تجارت تمباکو کی مٹ جائیگی - دکانوں میں زینت بھی گھٹ جائیگی

اٹھو سونے والو کہ سو رہی ہے - سنو جھونپڑی میں گجر ہو رہی ہے
بہت رات بھر کر چکا پاسبانی - اب اسکو فنت رخصت قمر ہو رہی ہے
کرو تم بھی آرام جاکر ستارو - تمہیں جاگتے رات بھر ہو گئی ہے
ذرا دیکھو سمجھو خواص و عوام - یہ غربت ہماری بسر ہو رہی ہے
زمینداری چھوٹی چھٹے مکان بھی - خبر یہ بھی عالم نشر ہو رہی ہے
بزرگوں میراث تھی جو ہماری - وہ تقسیم وقف اب رہ گزر ہو رہی ہے
عجب انقلاب زمانہ ہوا ہے - کدھر تھی یہ دنیا کدھر ہو رہی ہے
دکھا دی کوئی تبدیلی کو صاحب - کہ جسپر یہ ترچھی نظر ہو رہی ہے
نہ دیکھا سا شاعر ہوا ہے نہ ہوگا
یہ کثرت بڑی دوپہر ہو رہی ہے

مے جو ملتی تو پیتو کھائی - رات کافی خوا خوا کرے
فائدہ کیا ہوا بجز نقصان - ملک یا بنک چور چور کرے
خوب چندہ وصول تم نے کیا - میٹھی باتیں بنا بنا کرے
کردیا ملک اور دین غارت - سب قومی بتا بتا کرے

الیس تو کوئی زمین ملا ہے - شکر کر جو سر زمین ملا ہے
سکھاتی ہے یہ بزرگوں کو [illegible]

بہ مشاعرہ صدر تحصیل [illegible] مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۵۰ء

توسن خامہ کی طاقت بڑھ گئی رفتار کی — اور زبان خاموش کی سمت بڑھی گفتار کی
ہے سمندر کی اب آزاد پھرتا ہر طرف — صورتیں پیش نظر ہیں گلشن گلزار کی
ایک طرز کی حکومت ہو گیا ایک ہند میں — جس جگہ ہے قدر یکساں بے زر و زردار کی
ہند اب آزاد ہے پابندیاں سب چھٹ گئیں — چھٹ گئی چھائی تھی جو اسیر گھٹا ادبار کی
مرحبا! قدر پرشاد اور جواہر لال جی — بنی صدائیں آ رہی ہیں گاندھی کے جے جے کار کی
قصر آزادی کو مستحکم بنانے کے لیے — دشمنان ہند کی دیوار بھی مسمار کی
جسکو دعوے ہو سیاست کا کوہ ان سے لے سبق — چال کیسی ہیں ہو رہی دور ناہنجار کی
دیکھ دلستاں جہاں میں قدر آنکی ہر جگہ — صورت ان دونوں نے پائی ہے گل بے خار کی
عالم صنعت کی ترقی ہو گئی ہے اسقدر — صورت جگہ اپنی ہے شکلیں اب گلزار کی
لہلہاتی کھیتاں ہیں ہر جگہ دیہات کی — حالتیں پھر نظر آتے ہیں بیوپار کی
شہر خوش دیہات آسودہ رعایا مدح خواں — رسم بھی جاتی رہی اب مفت بے بیگار کی
ہو رہا ہے اب زمینداری کا بالکل خاتمہ — شکل نو پیدا ہوئی ہے ایک بھومی داری کی
پنچایت ہو گئی ہیں صوبے کے ہر گاؤں میں — اب ضرورت ہے وکیلوں کی نہ مختار کی
بھومداری کی ہوتی تقسیم سندیں بے شمار — بولتی ہے رعایا کانگریسی سرکار کی
صنعتیں اور حرفتیں ملتی کو ہیں اب بے شمار — ڈھونڈے ہے اب ملتا نہیں صورت کسی بیکار کی
کھیلنا بازو سے جان پر ہی کا کام ہے — حکمرانی آجکل کی دھار ہے تلوار کی
پیر دل ہے باغ باغ اونکی فراست دیکھ کر — مدح ناممکن ہے اونکے دیدۂ بیدار کی
تا ابد قائم رہیں گے اب یہی لعل و لہار — صورتیں دیکھیں گے ہم ہر جنس کے انبار کی

خالق کون و مکاں رکھنا تو اب امن و اماں
اب نہ آئے ہند پر کوئی بلا ادبار کی

منظومہ احقر ۲۸ جنوری ۱۹۵۰ء

بہ تقریب دروازہ چار

شب مہ آج آئی ہے لیے باد بہاری کو
مبارک باد دکھلا لائی ہے وہ بانکے بہاری کو
بنا کر لائے ہے بہرا فلک سے وہ ستاروں کا
لگا کر لعل اور گوہر بڑھا کر آبداری کو
بزرگوں کی بزرگی کی ہمارے درج رکھ لینا
نہ ہرگز بھول جائیں اب اونکی انکساری کو

مسلم لیگ

اخبار قومی آواز لکھنؤ ۱۱ مارچ ۱۹۴۶ء

از شمس العلما مولانا آزاد صاحب دہلوی ۔ سنہ ۱۹۱۰ء

رسالہ زمانہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۰

دال

لے لے مزے کھائیں نہ ہم کیونکر بھلا دال ۔ ہے گوشت سے آزادوں کو سو درجہ سوا دال
ہے نعمتِ عظمیٰ سے سمجھے اسے بہتر ۔ آرام سے گھر بیٹھئے اگر دیوے خدا دال
بچپن کی جو ہے چاٹ تو پیری کا سہارا ۔ ہے دال کی خوبی پہ دلالت اسکی وفا دال
ہے دال کی گر چاولوں پر شفقتِ مادر ۔ تو وہ بچوں کو پالتی ہے مثل دوا دال
از بس کہ دنیا میں بہت گوشت ہیں گراں ۔ ہے اسلئے مرغوب ہیں انکو سوا دال
نقصان کے سوا ہوگا نہ کچھ گوشت سے حاصل ۔ غافل ہے یہی خوب کہ کھا اور بھلا دال
ہے گوشت میں تاثیر فقط فرص و سوا کی ۔ اور غور سے جو دیکھو ہے فرشتوں کی غذا دال
وہاں شکم تجھکو جو ہونا ہے تو کھا گوشت ۔ اور دافع امراض جو ہو مطلوب تو کھا دال
ہے نام میں بھی گوشت کے آثار ثقالت ۔ اور اسکا لقب دیکھو لکھا ہے دال شفا
کیوں زاغ و زغن گوشت پر ماریں نہ جھپٹیں ۔ مردار کا ہو جنکو مزا کھائیں وہ کیا دال

تجربہ خود ۔ (۱) حلقہ ہیں کہ مقراض محبت ہے قرض
ہیں جسموں میں باعث ندامت قرض

(۲) لینا نہ آلِ شمس زینہار قرض
اسکو ہے تجربہ اقبال عرض

ہوتے ہیں کہ اہل قلم ہوتے ہیں ۔ یاقوت خود الماس رقم ہوتے ہیں
لیکن Saadat پوشیدہ انکی مہر کا تم کی طرح ۔ ایشا ہیر داز ہو کے گم ہوتے ہیں

Shri Iqbal Narain's Own poetry/writings (as found)

لیڈری کے مزے

مزے لیڈری کے اُڑاتا چلا جا - مزے کی یہ بنسی بجاتا چلا جا

تیری قوم والے تیری جے پکاریں - تو ہنس ہنس کے گردن ہلاتا چلا جا

... ہو نہ ہو تجھکو اس سے غرض کیا - تو اسٹیج پر غل مچاتا چلا جا

... قوم کا رنگ بدلے دے اپنا - الگ اپنی ڈفلی بجاتا چلا جا

... یہی تیرا ہی تذکرہ ہو - غرض یوں ہی چھپتا چھپاتا چلا جا

تیری قوم کو چاہئے ہیں کھلونے - گھروندا سا روز اک بناتا چلا جا

... ہو تجھے کا بس اور الکشن - تو الکشن کو پیچھے ہٹاتا چلا جا

تیری شکل مٹ جائے بنیرا - تو اپنی ہی شہرت بڑھاتا چلا جا

... مگر مجھی اس سے توبہ - نیا روز اک گل کھلاتا چلا جا

... بیچارہ کا سبکو سبق دے - سبھی بھائیوں کو لڑاتا چلا جا

... کا لیڈر بنا رہ - جہاں تک بنے تجھ سے کھاتا چلا جا

تیری لیڈری میں بہت خوب دھندا

غرض یوں ہی کھاتا کماتا چلا جا

[illegible] ازبی

[illegible] تو بن سی سی

زندگی ۔۔ نظم

(۱) زندگی ایک اضطرابِ مستقل کا نام ہے
یوں سکونِ ساحل سمجھنا بھی خیالِ خام ہے

(۲) بے قراری جس گھڑی بن جائے خود وجہ سکون
بس وہی منزل ہے اپنی اور وہیں آرام ہے

(۳) چند لمحوں کا ترنم یا فریبِ رنگ و بو
صرف اسکے واسطے یہ زندگی بدنام ہے

(۴) کائناتِ زندگی جیسی کچھ لگتی ہو یا نہ ہو
محو ہونا اسمیں بھی اقبال کا ہی کام ہے

Some of
“Ehqar” poetry
Typed in Urdu / Hindi

बतारीफ शहर झाँसी

करें तारीफ क्या इसकी दयार ए हुस्न है झाँसी,

कि रश्क ए बरीं है और बहार ए हुस्न है झाँसी।

बाला की इसके कूचे और बाज़ारों में रौनक है,

कि जिसके सामने गुलज़ार ए जन्नत का भी मुंह फ़क़ है।

कहाँ खुल्द ए बरीं पर ऐसी है शफ़्फ़ाफ़ पचकुइयां

कहाँ ज़ेर ए फलक है इस तरह की साफ़ पचकुइयां।

है नाम ए आब ए कौसर सिर्फ दुनिया के लुभाने को,

ये आब ए ज़िन्दगी क़िस्सा है दुनिया के सुनाने को।

हमारा अब ए पचकुइयां है पीने और नहाने को,

अज़ल से कर रहा शादाब है वो इक ज़माने को।

कहाँ ज़म ज़म का पानी और कहाँ ये आब ए पचकुइयां

मिलेगा किस जगह ये मंज़र ए शादाब पचकुइयां।

हमारा शहर झाँसी ऐसी इक रानी का मस्कन है,

वो रानी लक्ष्मीबाई कि जिसका खुल्द मस्कन है।

अजायब हैं ज़माने के महल तालाब रानी के

बने हैं बाग़ और मंदिर में चश्मे खूब पानी के।

क़िला झाँसी का सानी और कोई कब है शौकत में

वुसअत में,न रिफ़अत में,न ज़ीनत में,न हशमत में।

बहार ए ज़िन्दगी में खुद वो ज़ेबाइश से रहती थी,

रियाया उसकी जितनी थी वो आसाइश से रहती थी।

रियाया उस रियासत की बहुत मानूस थी उससे,

कि इक ज़िंदा मिसाल ए शम्म और फ़ानूस थी उससे ।

ज़माने के वरक़ पर बेबदल रानी की हस्ती थी,

नुमायां उस ज़माने में फ़क़त झाँसी की बस्ती थी।

शहर झाँसी में "एहकर" ये भी शान ए खुदाई है,

जो लश्करकश यहाँ आया हज़ीमत उसने पायी है।

महारानी लक्ष्मीबाई

नवासी साल पहले तख़्त झाँसी ज़ेर ए रानी था,

वो रानी लक्ष्मीबाई न जिसका कोई सानी था।

महाराजे व राजे नाम सुन कर उसका डरते थे,

फिरंगी भी न हो कर राज से उसके गुज़रते थे।

ज़बाने अहद ए अमन शुजाअत ऐसी दिखलाई,

कि लन्दन से भी लड़ने को मुक़ाबिल उसके फ़ौज आयी।

फिरंगी फ़ौज पहुंची जब तो रानी की भी फ़ौज आयी,

बजाकर जिसने रन बाजे शुजाअत अपनी दिखलाई।

हुआ हंगामा ऐसा गर्म था इस बीच झाँसी के,

बहा था खून पानी की तरह कूचों में झाँसी के।

दोतरफा चलती थी तलवार सर वीरों के कटते थे,

मगर जो वीर झाँसी थे नहीं पीछे को हटते थे।

फिरंगी सर कटे ऐसे के जैसे खेत कटते हैं,

हटी यों फ़ौज दुश्मन की बादल जैसे छटते हैं।

गरज तोपों कि थी हर सू सरों पर गोले गिरते थे,

किसी के दस्त ओ पा कटते थे औ कुछ जल के मरते थे।

इधर यलग़ार ए रानी थी उधर था फ़ौज का नारा,

ज़बान ए ख़ल्क़ कहती थी कि दुश्मन आज है हारा।

चलाती थी जिधर को फ़ौज अपनी लक्ष्मीबाई,

तो ये मालूम होता था घटा भादों की घिर आयी।

मिसाल ए बर्क़ उसके सैफ की सूरत थी ख़म खाई ,

न रूकती थी, न झुकती थी न देती थी वो दिखलाई।

कहाँ की अस्फहानी और कहाँ की तेग़ ए ईरानी,

बनी झाँसी की तलवारें चलाती थी वो मर्दानी।

जो तलवारों से रानी की धड़ों से पैर कटते थे,

उन्हें जागो-जघन बाला ही बाला ले झपटते थे।

बहुत मश्शाक़ थी वो खुद ब- फन्ने जंगाराई,

कि तलवारें चलना ही था उसका पेशा आबाई।

वो दोनों हाथों से तलवारें जब अपने चलाती थी,

तो बिजली सी गिराती थी की नहर ए खूं बहाती थी।

वो सैल ए खूं था लासानी,जो तेज़ी और रवानी में,

बहे जाते थे मुर्दे जैसे तिनके पानी में।

बरसने का सरों पर से समां देता था दिखलाई,

घटा सावन को गोया साथ में ओले को झड़ी लायी।

वो यक साअत में करती थी तनों को सर से यों ख़ाली,

के जैसे दम ज़दन में तोड़ता फूलों को है माली।

जिधर शमशीर ज़न होती उधर की फ़ौज हटती थी,

जिधर को रुख वो करती थी उधर काई सी फटती थी।

किया महमीज़ घोड़े को दिया रानी ने इक कावा,

तो लश्कर दुश्मनों का था इधर भागा उधर भागा।

समझ में चाल कब आती थी उसके अस्प ए पुरफन की,

दिखाई सैकड़ों को जिसने सीधी राह मद्फ़न की।

वो अपनी टाप से ही सर हज़ारों के कुचलता था,

बिला तोड़े हुए सर के क़दम उसका न हिलता था।

शुजाअत अपनी दिखलाने को वो ऐसे मचलता था,

जिधर को रुख वो करता था सफाया करके टलता था।

खुरों से घोड़ों के आस्मां पर जो धूल जाती थी,

फ़िज़ा में फैल कर इक आसमान ए नौ बनाती थी।

सर ए दुश्मन को फील ए मस्त पैरों से कुचलते थे,

हज़ारों को दुचलते थे हज़ारों को मसलते थे।

मिसाल ए कोह जमकर न जब अपनी जा से हिलते थे ,

तो दुश्मन देखकर जुर्रत को उसके हाथ मलते थे।

लड़े हाथी से हाथी और घोड़ों से लड़े घोड़े ,

खनाखन जब बजीं तलवार तो दुश्मन ने मुंह मोड़े।

वो लड़ते भिड़ते दुश्मन से सू ए लश्कर जो जा पहुंची,
तो सिम्त ए वालीय ए लश्कर में थी इक ताज़ा बाला पहुंची।

ज़माने की रविश और सूरत ए बदहाल की देखी,
न गुंजाईश कहीं रानी ने qeel ओ काल की.

तो तन को नज़्र ए आतिश कर सिधारी स्वर्ग को रानी,
सदा आयी चिता से ये के है ये नाम लाफ़ानी।

था दिल ए बेताब उसका ख़ून की गंगा में नहाने को,
कि आमादा हुई बह्र ए फ़ना में डूब जाने को।

तू बस कर ए "एहकर" किसी को क्या सुनाता है,
बयां करने से ख़िलक़त का कलेजा मुँह को आता है।

Ghazal

آزادئ خیال کی وسعت کو دیکھیے
رہ کر زمیں پہ کرتے ہیں بات آسماں سے ہم

جینے کی کچھ خوشی ہے نہ مرنے کا کوئی خوف
آزاد اس طرح ہوئے ہر دو جہاں سے ہم

غالب ہے دل پہ جوش و ذوق سخن مرے
درجہ میں کم نہیں کسی آتش زباں سے ہم

ستر برس کی عمر جوانوں سے بڑھ کے جوش
اس راز کو چھپائے ہیں اہل جہاں سے ہم

احباب نکتہ سنج سخنداں چلے گئے
احقرؔ ہیں اب لگے فقط ہندوستاں سے ہم

(Typed in Hindi on next page)

Ghazal

आज़ादी-ए-ख़याल की वुसअ'त को देखिए

रह कर ज़मीं पे करते हैं बात आसमाँ से हम

जीने की कुछ ख़ुशी है न मरने का कोई ख़ौफ़

आज़ाद इस तरह हुए हर दो-जहाँ से हम

ग़ालिब है दिल पे जोश ओ ज़ौक़-ए-सुख़न मिरे

दर्जा में कम नहीं किसी आतिश-ज़बाँ से हम

सत्तर बरस की उम्र जवानों से बढ़ के जोश

इस राज़ को छुपाए हैं अहल-ए-जहाँ से हम

अहबाब नुक्ता-संज सुख़न-दाँ चले गए

'अहक़र' हैं अब लगे फ़क़त हिन्दोस्ताँ से हम

Ghazal

اذاں سے نعرۂ ناقوس پیدا ہو نہیں سکتا
ابھی کچھ روز تک کعبہ کلیسا ہو نہیں سکتا

زباں سے جوش قومی دل میں پیدا ہو نہیں سکتا
ابلنے سے کنواں وسعت میں دریا ہو نہیں سکتا

بہت پنہاں رہی دل میں خلش خار تعصب کی
مگر اب امتحاں کے وقت پردہ ہو نہیں سکتا

گراں ہے جنس اور نیت خریداروں کی ابتر ہے
اب اس بازار میں الفت کا سودا ہو نہیں سکتا

(Typed in Hindi on next page)

Ghazal

अज़ाँ से नारा-ए-नाक़ूस पैदा हो नहीं सकता

अभी कुछ रोज़ तक का'बा कलीसा हो नहीं सकता

ज़बाँ से जोश-ए-क़ौमी दिल में पैदा हो नहीं सकता

उबलने से कुआँ वुसअ'त में दरिया हो नहीं सकता

बहुत पिन्हाँ रही दिल में ख़लिश ख़ार-ए-तअ'स्सुब की

मगर अब इम्तिहाँ के वक़्त पर्दा हो नहीं सकता

गिराँ है जिंस और निय्यत ख़रीदारों की अबतर है

अब इस बाज़ार में उल्फ़त का सौदा हो नहीं सकता

Disclaimer

This, by no means, can be considered the complete work of "Ehqar" Jhansvi. It is only representative of his writings.

Most of his work was damaged in the dampening of files and papers. My father Shri Iqbal Narain had, during his life time, tried to find those papers and copied the work of "Ehqar" saheb. That file also, over the years, had been damaged.

I have tried to include some pages here from the original papers of "Ehqar" saheb and some from my father's file. These are being posted here for the reference of anyone interested in the studies of Urdu poetry/ culture and people of that era.

-Ashok Kumar Shrivastav

("Qaleel" Jhansvi)

Grandson of

"Ehqar" Jhansvi